

20954- نظر بد کی حقیقت اور اس سے بچاؤ اور علاج کا طریقہ کار

سوال

نظر لگ جانے کا کیا مطلب ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔

پسندیدہ جواب

ذیل میں نظر بد سے متعلق فتاویٰ موجود ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مفید بنائے۔

داعی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"نظر بد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے کہ: ﴿وَمِنْ شَرِّ عَاصِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾۔ ترجمہ: اور [میں پناہ چاہتا ہوں] حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے۔ [العلق: 5] نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صحیح ہے جس میں ہے کہ قبروں میں مدفون لوگوں کی ایک تنائی نظر بد کی وجہ سے ہے؟ اگر انسان کو کسی کے بارے میں حسد کرنے کے متعلق شک ہو تو ایک مسلمان کو کیا کرنا اور کیا کتنا چاہیے؟ نظر لگانے والے شخص کے غسل کے پانی سے شفا یابی ملتی ہے؟ کیا اسے پینا ہوتا ہے یا اس سے غسل کرنا ہوتا ہے؟"

تو انہوں نے جواب میں کہا:

"العین یعنی نظر بد: عربی زبان میں "عان لعین" سے ماخوذ ہے، جو کسی کو نظر بد لگانے پر بولا جاتا ہے۔ نظر بد کی حقیقت یہ ہے کہ: نظر لگانے والا شخص کسی چیز کو بہت اچھا سمجھتا ہے، اور پھر اس کے نفس کی خبیث کیفیت اس چیز کے پیچھے پڑ جاتی ہے، اور پھر اپنی زہریلی خباثت اس پر ڈالنے کے لیے نظروں کی مدد حاصل کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا اور فرمایا: ﴿وَمِنْ شَرِّ عَاصِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾۔ ترجمہ: اور [کہہ میں پناہ چاہتا ہوں] حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے۔ [العلق: 5]

ہر نظر لگانے والا حاسد ہوتا ہے جبکہ ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا۔ چنانچہ حاسد نظر لگانے والے سے زیادہ عام لفظ ہے اس لیے حسد سے پناہ چاہنے سے نظر بد سے بھی پناہ ملتی ہے۔

نظر بد: حاسد اور عائن یعنی نظر بد لگانے والے کی طرف سے حسد اور نظر بد سے متاثر شخص کے خلاف چلانے گئے نظر کے تیر ہوتے ہیں جو کبھی اسے لگ جاتے ہیں اور کبھی وہ بچ جاتا ہے، جب یہ تیر ایسی حالت میں چلیں جس وقت محدود یا عین زدہ شخص نے اپنے آپ کو شرعی تحفظ نہ دیا ہو تو یہ تیر اس پر اثر انداز ہو جاتے ہیں، اور اگر اس شخص نے اپنے آپ کو شرعی تحفظ دیا ہو تو پھر نظر بد کے یہ تیر اثر انداز نہیں ہو پاتے بلکہ بسا اوقات ممکن ہے کہ یہ نظر بد واپس عائن شخص کو ہی نقصان دے دے "ختم شد

ماخوذ از: زاد المعاد

نظر لگنے سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث ثابت ہیں، چنانچہ انہی میں سے صحیح بخاری و مسلم کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت بھی ہے، آپ کہتی ہیں کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیا کرتے تھے کہ میں نظر بد سے دم کرواؤں) اسی طرح صحیح مسلم، مسند احمد، اور ترمذی میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نظر بد اثر رکھتی ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر بد ہوتی، جب تم سے غسل کے پانی کا مطالبہ کیا جائے تو تم غسل کر کے پانی دے دو) اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کرنے کے بعد اسے صحیح قرار دیا، اسی طرح البانی نے بھی سلسلہ صحیحہ: (1251) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح امام ترمذی: (2059) نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے، آپ کہتی ہیں کہ: "اللہ کے رسول! جعفر کی اولاد کو نظر بہت لگتی ہے، تو کیا میں ان پر کسی سے دم کروا لوں؟" تو آپ نے فرمایا: (ہاں، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر بد ہوتی) اس حدیث کو البانی نے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے۔

ایسے ہی ابوداؤد میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کہتی ہیں: "عائن شخص کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ وضو کرے اور عین زدہ شخص اس کے پانی سے غسل کرے۔" اسے البانی نے صحیح ابوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح امام احمد: (15550)، اور امام مالک: (1747)، نسائی، ابن حبان نے روایت کیا ہے اور البانی نے مشکاة: (4562) میں سہل بن حنیف سے نقل ہے کہ وہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کی جانب عازم سفر ہوئے اور جب جحفہ کے قریب شعب خزار نامی جگہ پہنچے تو سہل بن حنیف نے غسل کرنا شروع کیا، سہل کی رنگت گوری اور خوبصورت تھی، انہیں غسل کرتے ہوئے بنی عدی بن کعب کے عامر بن ربیع نے دیکھا تو عامر یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ: "آج سے پہلے میں نے اتنی صاف رنگت والی جلد کبھی نہیں دیکھی" یہ کہنا ہی تھا کہ سہل فوری طور پر زمین پر گر گئے، پھر انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ: اللہ کے رسول! کیا آپ سہل کا کچھ کریں گے، اللہ کی قسم وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھا پارہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس پر شک ہے؟ انہوں نے کہا: عامر بن ربیع نے اسے دیکھا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا اور ڈانٹ پلائی، اور فرمایا: (اپنے بھائی کو [نظر بد کے ذریعے] کیوں مارتے ہو؟ جب تو نے اپنے بھائی میں کوئی اچھی چیز دیکھی تو اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہیں کی؟! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیع کو حکم دیا کہ سہل بن حنیف کو غسل کا پانی مہیا کرنے کے لیے غسل کرے۔ تو عامر بن ربیع نے اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ، کہنیاں، پاؤں گھٹنوں تک اور تہ بند کے اندرونی حصے کو ایک بڑے پیالے میں دھوئے، پھر اس پانی کو سسل پر ڈال دیا گیا، پانی ایک آدمی نے سسل کے سر، اور پیچھے سے کمر پر ڈالا، اور پھر اس پیالے کو اس کے پیچھے اندھیل دے۔ انہوں نے ایسے ہی کیا تو سسل بن حنیف اٹھ کر لوگوں کے ہمراہ چل پڑے جیسے انہیں کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔)

تو مذکورہ احادیث اور دیگر دلائل سمیت مشاہدے کی بنا پر جموہ اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ نظر لگ سکتی ہے۔

آپ نے جو حدیث سوال میں ذکر کی ہے کہ "قبروں میں مدفون لوگوں کی ایک تہائی نظر بد کی وجہ سے ہے" تو ہمیں اس کی صحت کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ نیل الاوطار میں ہے کہ بزار نے حسن سند کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میری امت میں قضا و قدر کے بعد سب سے زیادہ لوگ نظر لگنے کی وجہ سے فوت ہوتے ہیں۔)

مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو شیاطین اور سرکش جن وانس سے محفوظ رکھے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ پر مضبوط ایمان، اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا، توکل علی اللہ، اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگی گئی دعاؤں کا سہارا لے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حفاظتی دعائیں پڑھے، سورت الفلق اور سورت الناس کثرت سے پڑھے، سورت اخلاص، سورت فاتحہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرتا رہا کرے۔ ذاتی تحفظ کے لیے نبوی دعاؤں میں سے کچھ یہ ہیں:

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»

یعنی: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ حاصل کرتا ہوں، اللہ کی مخلوقات کے شر سے۔

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ جَهَادِهِ وَمِنْ هَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَتَخَضَّرُونَ»

یعنی: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ کے غضب سے، اللہ کی سزا سے، اللہ کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے پاگل پن سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ کثرت سے پڑھیں :

«حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ»

ترجمہ: مجھے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ [التوبہ: 129] اسی طرح کی دیگر مسنون اور ثابت شدہ دعائیں بھی پڑھے، ابن قیم رحمہ اللہ کی جواب کے آغاز میں ذکر کی گئی گفتگو کا مطلب بھی یہی ہے۔

اگر عائن شخص [جس کی نظر لگی ہو اس] کا علم ہو جائے، یا کسی کے بارے میں شک ہو کہ اس کی نظر لگی ہے تو پھر ایسے عائن شخص کو متاثرہ مریض کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا، چنانچہ ایک بڑے برتن میں پانی لے کر اس پانی میں اپنا ہاتھ ڈالے، پھر کھلی اسی برتن میں کرے، اسی برتن میں اپنا چہرہ دھوئے، پھر اپنے ہاتھ کو استعمال کرتے ہوئے دائیں گھٹنے پر پانی ڈالے اور گھٹنے سے پانی برتن میں گرائے، پھر دایاں ہاتھ استعمال کرتے ہوئے بائیں گھٹنے پر پانی ڈالے، اور اپنی تہ بند اسی پانی میں دھوئے، اور پھر عین زدہ شخص کے پیچھے کھڑے ہو کر ایک بارگی یہ سارا پانی اس پر انڈیل دے، اللہ کے حکم سے وہ شفا یاب ہو جائے گا۔

"فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والإفتاء" (186/1)

اسی طرح شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

کیا انسان کو نظر لگ جاتی ہے؟ اور پھر اس کا علاج کیسے کیا جائے گا؟ کیا ذاتی تحفظ کے لیے اقدامات کرنا توکل کے منافی ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا :

نظر لگنے کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ نظر لگ جاتی ہے اور اس کا ثبوت شرعی بھی ہے اور مشاہداتی بھی ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

«فَلَا يَكْفُرُ بِاللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَلِيَدَّبُّ قُرُونًا بِأَبْصَارِهِمْ»۔

ترجمہ: اور عین ممکن ہے کہ کافر لوگ آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلادیں۔ [القولم: 51]

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سمیت دیگر مفسرین بھی یہ کہتے ہیں کہ: یہاں مطلب یہ ہے کہ آپ کو نظر بد سے دوچار کر دیں۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ: (نظر اثر رکھتی ہے، اور اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی، جب تم سے [نظر بد کے علاج کے لیے] غسل کا پانی طلب کیا جائے تو تم غسل کر کے دے دو) اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح سنن نسائی اور ابن ماجہ میں عامر بن ربیعہ کا واقعہ بھی ہے کہ وہ سہل بن حنیف کے پاس سے اس وقت گزرے جب وہ غسل کر رہے تھے۔۔۔ پھر مکمل واقعہ ذکر کیا۔

اسی طرح زینی حقائق اور مشاہداتی واقعات بھی اس کے گواہ ہیں، ان کا انکار ممکن نہیں ہے۔

اگر کسی کو نظر بد لگ جائے تو پھر اس کا شرعی علاج کئی طریقوں سے ممکن ہے :

1- دم کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (نظر بد اور بخار کے علاوہ دم سے ہی نہیں)۔ (ترمذی: (2057) ابوداؤد: (3884)۔ اسی طرح سیدنا جبریل بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے ہوئے کہتے تھے: «بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنَ عَابِدِ، اللَّهُمَّ اشْفِنِي، بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» یعنی: اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے، ہر جان اور حاسد آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے گا، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

2- عائن شخص سے غسل کا پانی لے کر غسل کرنا، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو گزشتہ حدیث میں غسل کا پانی دینے کا حکم دیا اور پھر نظر زدہ شخص پر وہ پانی ڈال دیا گیا۔

لیکن عائن شخص کے پیشاب یا پاخانے کے فضلے کو لینا تو اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اسی طرح عائن شخص کے آثار کو لینے کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے، حدیث مبارکہ میں صرف یہی ہے کہ عائن شخص کے اعضا اور تہبند کے اندرونی حصے کو دھو کر پانی سے غسل کیا جائے، یہ ممکن ہے کہ تہبند کے حکم میں سر کے رومال، ٹوپی اور قمیص کا اندرونی حصہ بھی شامل ہو جائے۔ واللہ اعلم

نظر بد سے بچاؤ کے لیے پیشگی حفاظتی اقدامات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور یہ توکل کے منافی بھی نہیں ہے، بلکہ یہی توکل ہے؛ کیونکہ توکل درحقیقت اللہ تعالیٰ پر اعتماد کے ساتھ ایسے اسباب اپنانے کو کہتے ہیں جو شریعت میں جائز ہیں۔ اسباب اپنانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم بھی دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو پیشگی دم کیا کرتے تھے اور فرماتے: «أُعِينُنَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَائِمَةٍ» یعنی: میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان، زہریلی چیز اور ہر نظر بد کے شر سے۔

اس حدیث کو ترمذی: (2060) اور ابوداؤد: (4737) نے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے کہ: (سیدنا ابراہیم علیہ السلام اسحاق اور اسماعیل دونوں کو ایسے ہی دم کیا کرتے تھے۔) بخاری: (3371)

"فتاویٰ شیخ ابن عثیمین" (117/2، 118)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (11359) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم